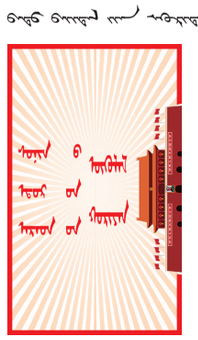
پیام و نیم سال نئی معدنی کھیپ، ننھی چمکدار کیڑے کی دریافت، ۵ مئی کو ہوگا

ڈاکٹر فرحان ملک کی 15 برس کی محنت کا ثمر، ایک ہی پودے پر 5 قسم کے کیڑے ملے، نام ان کے بیٹوں کے نام پر رکھے گئے



ڈاکٹر فرحان ملک اپنی دریافت کردہ نئی کیڑے کی قسم کے ساتھ

ڈاکٹر فرحان ملک کی 15 برس کی محنت کا ثمر، ایک ہی پودے پر 5 قسم کے کیڑے ملے، نام ان کے بیٹوں کے نام پر رکھے گئے

(صفحہ 2 پر ملاحظہ کریں)

شعبۂ حیاتیات کے ڈاکٹر فرحان ملک نے 15 برس کی محنت کے بعد ایک ہی پودے پر پائے جانے والے 5 ایسے کیڑوں کی دریافت کا اعلان کیا ہے جو اب تک کسی کتاب میں درج نہیں تھے۔ ان کیڑوں کو ان کے بیٹوں کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر فرحان ملک کے مطابق یہ دریافت ان کے لیے کسی بھی ڈگری یا ایوارڈ سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ کام انہوں نے اپنے بچوں کے ساتھ مل کر کیا۔ ان کے بقول ہر صبح فجر سے پہلے وہ بچوں کو ساتھ لے کر کھیت میں جاتے تھے، جہاں وہ پودوں کے پتوں کو الٹ کر کیڑوں کو گنتے اور نوٹ کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ بچوں کی آنکھیں بڑوں سے زیادہ تیز ہوتی ہیں، اور کئی بار انہوں نے ہی سب سے پہلے کسی نئی شکل کی طرف اشارہ کیا۔

ڈاکٹر فرحان ملک نے بتایا کہ انہوں نے اس پودے کا انتخاب اس لیے کیا تھا کہ وہ گھر کے قریب تھا اور بچے روزانہ اس کے پاس سے گزرتے تھے۔ ان کے مطابق پہلے سال انہیں صرف 2 قسم کے کیڑے ملے، تیسرے سال یہ تعداد 4 ہو گئی، اور پانچویں سال پانچ مکمل ہوئے۔ ہر نئی قسم کی تصدیق کے بعد انہوں نے اس کا نام اپنے بیٹوں کے نام پر رکھا۔ ان کے بڑے بیٹے کے نام پر ایک کیڑے کا نام رکھا گیا ہے جس کے پر کناروں پر ہلکے رنگ کی باریک لکیروں سے سجے ہوئے ہیں، جبکہ چھوٹے بیٹے کے نام پر ایک اور کیڑے کا نام رکھا گیا ہے جو سب سے چھوٹا ہے اور صرف 2 ملی میٹر لمبا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر فرحان ملک نے کہا کہ ’’بچوں کے نام پر کیڑوں کے نام رکھنا کوئی نئی بات نہیں، لیکن ہم نے یہ فیصلہ اس لیے کیا کہ یہ کیڑے ہمارے ساتھ ہی پہچانے گئے تھے، اور ان کے نام بھی ہمارے ساتھ ہی رہیں گے۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ ان کیڑوں کی تفصیل ایک تحقیقی مقالے کی صورت میں ’’جرنل آف ایگریکلچرل سائنسز‘‘ کے تازہ شمارے میں شائع ہوئی ہے، جبکہ ان کی تصاویر اور خاکے بھی اس میں شامل ہیں۔ مقالے کے مطابق ان کیڑوں کی خوراک، رہن سہن اور افزائش کے طریقوں پر بھی تفصیلی نوٹس درج کیے گئے ہیں۔

ڈاکٹر فرحان ملک نے بتایا کہ ’’ہم نے ان کیڑوں کو کسی زہریلے کیمیکل سے نہیں مارا، بلکہ ہاتھ سے پکڑ کر ایک شیشے کے ڈبے میں رکھا، تاکہ وہ زندہ رہیں اور ہم انہیں ٹھیک سے دیکھ سکیں۔‘‘ ان کے مطابق یہ طریقہ اس لیے اختیار کیا گیا تھا تاکہ ان کے رنگ اور ساخت میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ہم انہیں مار دیتے تو ان کی اصل شکل ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی، اور پھر کوئی اور ان کی تصدیق نہیں کر سکتا تھا۔‘‘ ان کا کہنا تھا کہ اب یہ کیڑے ایک بند شیشے کے ڈبے میں محفوظ ہیں اور ان کی تصاویر بھی کئی زاویوں سے لی گئی ہیں۔

ڈاکٹر فرحان ملک نے بتایا کہ ان کیڑوں کی خوراک پودے کے پتے ہیں، اور وہ زیادہ تر نرم اور نئے پتوں پر ہی پائے گئے۔ ان کے مطابق ایک کیڑا اپنی زندگی میں اوسطاً 18 سے 20 انڈے دیتا ہے، اور انڈوں سے بچے نکلنے میں تقریباً 5 دن لگتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’یہ کیڑے بہت نازک ہیں، اگر ان کے گھر کا درجۂ حرارت ایک دن میں 5 ڈگری سے زیادہ بدل جائے تو ان کی بڑی تعداد مر جاتی ہے، اس لیے ہم نے ان کے لیے ایک خاص جگہ بنائی ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ان کیڑوں کا قدرتی دشمن ایک چھوٹی قسم کی مکڑی ہے، جو ان کے جالے میں پھنس جاتی ہے۔

ڈاکٹر فرحان ملک نے بتایا کہ ان کیڑوں کی دریافت کا اعلان 5 مئی کو ایک تقریب میں کیا جائے گا، جس میں ان کے بچے بھی موجود ہوں گے۔ ان کے مطابق اس موقع پر ان کیڑوں کی تصاویر کی نمائش بھی کی جائے گی، اور ان کے نام کے ساتھ ان بچوں کے نام بھی لکھے جائیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’یہ کیڑے ہمیشہ ہمارے بچوں کی یاد دلاتے رہیں گے، اور ہم چاہتے ہیں کہ جب وہ بڑے ہو کر یہ تحریر پڑھیں تو انہیں فخر محسوس ہو۔‘‘ ڈاکٹر فرحان ملک نے کہا کہ ان کیڑوں کی مزید تحقیق کے لیے ان کے پاس ابھی کئی سال کا کام باقی ہے، اور وہ امید کرتے ہیں کہ ان کے بچے بھی بڑے ہو کر اس کام میں ان کا ساتھ دیں گے۔

(باقی صفحہ 4 کالم ۶ میں ملاحظہ کریں)

ریشم کی صنعت کو نئی زندگی، ۱۲ خاندان واپس کھڈیوں پر لوٹ آئے

**ضلع کونسل کے تعاون سے 3 ماہ کا تربیتی مرکز، 40 نوجوان ہنر سیکھ رہے ہیں، پہلی کھیپ کے 12 بُنکر اپنا کام شروع کر چک